ہفتہ وار رسالہ: 313
WEEKLY BOOKLET: 313

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی کے
ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے

تلاوتِ قرآن

کے بارے میں سوال جواب

صفحات 14

- کیا عصر کے بعد قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں؟ 05
- روزانہ کتنا قرآن پاک پڑھنا چاہیے؟ 07
- قبرستان میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا کیسا؟ 09
- قرآن کریم غلط پڑھنے کی چند مثالیں 12

پیشکش:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے تلاوتِ قرآن کے بارے میں سوال جواب

دعائے خلیفۂ عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنت سے تلاوتِ قرآن کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے اسے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔
اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی،2/27، حدیث484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: کیا قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمے کے بغیر پڑھنے سے کوئی ثواب ملتا ہے کیونکہ ہمیں پتا ہی نہیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمے کے بغیر پڑھنے سے بالکل ثواب ملے گا۔ لہٰذا غلط پروپگنڈے کرکے مسلمانوں کو قرآنِ کریم سے دُور نہ کیا جائے کہ جب سمجھ نہیں آتی تو پڑھنے کا کیا فائدہ؟ نماز میں بھی سورۂ فاتحہ اور دیگر جو سُورتیں پڑھی جاتی ہیں ان کی بھی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ثنا پڑھتے ہیں تو اس کے بھی معنیٰ معلوم نہیں ہوتے، بِسْمِ اللہ کا ترجمہ پوچھا جائے تو لوگ بغلیں جھانکنا شروع کردیں گے تو اب کیا نماز پڑھنا اور بِسْمِ اللہ پڑھنا سب چھوڑ

دیں گے؟ یقیناً ایسی بات نہیں ہے لہٰذا قرآنِ کریم سمجھ نہ بھی آئے جب بھی پڑھنا چاہیے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/407)

سوال: قرآنِ پاک کو اتنی تیز رفتاری سے پڑھنا کہ حُروف چَب جائیں، کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم بالکل اِس طرح پڑھنا چاہیے جیسا مُنَزَّلٌ مِّنَ اللہ یعنی اللہ پاک کی طرف سے نازل کیا گیا ہے مگر آج کل مارا ماری اور بھاگم بھاگ کے اَنداز پر قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے اور یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سِوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا اِس لیے اسے مُنَزَّلٌ مِّنَ اللہ کی طرح پڑھنا نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ قرآن پڑھنا ہی نہیں کہلائے گا کہ بالکل ہی تبدیل ہو جاتا ہے اور ایسا پڑھنے والوں پر قرآنِ کریم لعنت کرتا ہے۔ ممکن ہے بعضوں کو میری باتیں چُبھتی ہوں اور چُبھنی بھی چاہئیں تاکہ توبہ کی توفیق نصیب ہو۔ تیز رفتاری سے قرآنِ پاک پڑھنے والے کیوں عوام کو بے وقوف بناتے ہیں کہ ہم قرآنِ پاک سُنا رہے ہیں؟ جو آپ پڑھتے ہیں بے چارے بھولے بھالے مسلمان اسے قرآن اور آپ کو نیک آدمی سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ بعض اوقات تیز پڑھنا گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی تجوید کے قواعد کے ساتھ دُرُست قرآن پڑھے تو تَراویح میں بہت دیر لگتی ہے لیکن ہمارے یہاں تو آپس میں مُقابلے ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمارے یہاں تو 35 منٹ میں تراویح ختم ہو جاتی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ ہمارے قاری صاحب تو ”خَیبَر میل“ (ٹرین) کی طرح تیزی سے جا رہے ہوتے ہیں اور 25 منٹ میں تَراویح ختم کر دیتے ہیں۔ یاد رہے! روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دِن شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا: اے رَبِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دِن میں اسے روک دیا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ بس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔ (مسند امام احمد، 2/586، حدیث: 6637) اگر روزے اور قرآن کی شفاعت

چاہیے تو ان کا اِحترام کرنا ہو گا اور قرآن کو صحیح پڑھنا ہو گا۔

عام بول چال میں بھی تیز رفتاری کی وجہ سے حُروف چبائے جاتے ہیں جیسا کہ عام طور پر لوگ سُبْحَانَ اللہ کو سُبَانَ اللہ کہہ کر "ح" کو چَبا جاتے ہیں۔ اِسی طرح عام لوگوں کو نہ تو دُرُست طریقے سے "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" اور کلمہ شریف پڑھنا آتا ہے اور نہ ہی مَاشَآءَ اللہ، اِنْ شَآءَ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا آتا ہے۔ عموماً لوگ اِنْ شَآءَ اللہ کو اِنْ شَا اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْمَدُ لِلّٰہ کہتے ہیں مثلاً: "اِنْ شَا اللہ میں آتا ہوں" یا "اَلْمَدُ لِلّٰہ طبیعت اچھی ہے" حالانکہ میں مدنی مذاکروں وغیرہ میں یہ کلمات کہنا کئی مرتبہ سکھا چکا ہوں مگر پھر بھی صحیح نہیں کہتے کیونکہ غلط کہنے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ یونہی بہت سے لوگ قرآن کو قُران کہتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/355)

سوال: چند لوگوں کا مل کر مسجد میں بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: چند لوگ مل کر مسجد میں بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھ رہے ہوتے ہیں یہ طریقہ غلط اور ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/552، حصہ:3 ماخوذاً) البتّہ اگر ایک آدمی اس لیے بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھ رہا ہے کہ دو چار آدمی دور بیٹھے سُن رہے ہیں اور اس کی آواز سے نمازی یا دِیگر قرآنِ پاک پڑھنے والوں کو تکلیف نہیں ہو رہی یعنی اُن تک ایسی آواز نہیں جا رہی کہ جسے سمجھا جا سکے تو یہ طریقہ صحیح ہے۔ بعض لوگ مسجد کی پہلی صَف میں لائن میں بیٹھ کر زور زور سے تلاوت کر رہے ہوتے ہیں بِالخُصُوص رَمَضان میں ایسا ہوتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ اِسی طرح ہمارے یہاں تیجے اور چہلم میں یا ویسے ہی لوگ رَمَضان میں ختمِ قرآن کرواتے ہیں جو کہ اچھا کام ہے لیکن اس میں سب مل کر زور زور سے پڑھ رہے ہوتے ہیں یہ دُرُست نہیں، انہیں چاہیے کہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ خود سنیں دوسرے کو آواز نہ جائے البتہ اگر کوئی ایک پڑھتا ہے اور سب توجہ سے سنتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے۔ بعض لوگ دوسروں کو بتا رہے

ہوتے ہیں کہ میں نے اِعتکاف میں تین قرآن ختم کیے، میں نے پانچ قرآن ختم کیے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو دُرُست طریقے سے سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص بلکہ اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھی نہیں آتی مگر وہ پانچ مرتبہ قرآن ختم کرنے کے ڈنکے بجا رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ بھلے پورے رمضان میں ایک مرتبہ پورا قرآنِ کریم ختم کریں یا پھر آدھا یا دس پارے پڑھیں مگر دُرُست مخارج کے ساتھ پڑھیں۔ اگر قرآنِ پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا تو سیکھنا ضروری ہے۔ آج کل لوگوں کو سب کچھ آتا ہے مگر قرآنِ پاک صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ خدا کی قسم! یہ بڑی محرومی اور بد نصیبی کی بات ہے! اردو آتی ہے، انگلش بہت اچھی آتی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ فخریہ کہتے ہوں گے کہ اردو سے میری انگریزی اچھی ہے مگر ایسوں کو قرآنِ پاک دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا اور وہ پڑھے لکھے بھی کہلاتے ہیں حالانکہ ایسے لوگ کس طرح پڑھے لکھے کہلائے جاسکتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان کے نام سے ہزاروں مدارس قائم ہیں اور عام طور پر یہ عشا کے بعد علاقوں کی مساجد میں لگائے جاتے ہیں۔ ان میں دُعائیں، طہارت اور نماز وغیرہ کے اَحکام سکھائے جاتے ہیں لہٰذا آپ ان میں داخلہ لیجئے۔ مدرسۃُ المدینہ برائے بالغان پڑھنے میں کوئی پیسا نہیں لگتا جبکہ انگلش یا کوئی زبان سیکھنی ہو تو کوچنگ سینٹر جانا پڑتا ہے، رَٹے لگانے پڑتے ہیں، پیسے دینے پڑتے ہیں اور اس کے لیے لوگ بے چارے کیا کیا کرتے ہیں لیکن قرآنِ کریم مُفت پڑھاؤ تب بھی پڑھنے کے لیے نہیں آتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں ہوتا اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو اس انداز سے کہ قاعدہ پڑھا اور پھر اُسے وہیں رکھ دیا اور دوسرے دِن آکر کھولا تو اِس طرح کہاں سے یاد ہوگا؟ دنیوی علوم میں سے بہت کچھ یاد کرلیتے ہیں مگر قرآنِ کریم کو مخارج کے ساتھ پڑھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ جب دنیوی علوم سیکھنے کے لیے آپ کوشش

کرتے ہیں تو قرآنِ پاک مخارج کے ساتھ پڑھنے کے لیے بھی کوشش کرنا پڑے گی۔ بعض لوگ عذر بناتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وقت ہے لیکن پڑھنے کا جذبہ نہیں، اللہ پاک جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 356/2)

سوال: کیا نمازِ عصر کے بعد قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! نمازِ عصر کے بعد تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتّہ سورج ڈوبنے سے 20 منٹ پہلے، سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد اور نِصفُ النَّہار شرعی سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک یہ تین اوقات مکروہ ہیں۔ اگرچہ ان تین اوقات میں تلاوتِ قرآنِ کریم کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ان میں دیگر اَذکار یا دُرود شریف پڑھا جائے۔ مگر کوئی ان تین اوقات میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ (در مختار مع رد المحتار، 44/2 ماخوذاً) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 435/1)

سوال: رمضانُ المُبارک میں کتنی مرتبہ قرآنِ پاک ختم کرنا چاہیے؟

جواب: تراویح میں ایک بار قرآنِ پاک ختم کرنا سنّت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 458/7 ماخوذاً) اِس کے علاوہ جتنی توفیق ملے اتنا پڑھا جائے کہ ثواب کا کام ہے اور افضل ہے۔ ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک قرآن دن میں، ایک قرآن رات میں اور ایک قرآن پورے مہینے کی تراویح میں ختم فرمایا کرتے تھے۔ یوں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ رمضانُ المبارک میں 61 قرآنِ پاک ختم فرماتے تھے۔ (الخیرات الحسان، ص 50) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 379/2)

سوال: ہمارے یہاں نمازِ عشا کے بعد سورۂ ملک کی تلاوت کی جاتی ہے تو قاری صاحب تلاوت مکمل کرنے کے فوراً بعد اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کہتے ہیں پھر اس کے بعد صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم پڑھتے ہیں ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: فتاویٰ حدیثیہ میں ہے کہ سورۂ ملک ختم کرنے کے بعد ”اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن“ کہنا مُستحب

ہے۔(فتاویٰ حدیثیہ، ص376) صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَاالْعَظِیْم کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ اس کا مطلب ہے "اللہ پاک نے سچ فرمایا۔" یقیناً اللہ پاک نے سچ فرمایا ہم بھی اس کو سچ مانتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 94/2)

سُوال: بعض حُفّاظِ قرآن دورانِ حفظ 15، 15 پاروں کی تلاوت کر لیتے ہیں، لیکن حفظ کرنے کے بعد انہیں آدھا پارہ تلاوت کرنے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوتی، ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: واقعی بعض حُفّاظِ قرآن حفظِ قرآن کے بعد دوبارہ قرآنِ کریم کھول کر نہیں دیکھتے اور گھنٹوں گپے مارنے میں گزار دیتے ہیں، نیز سوشل میڈیا استعمال کرتے وقت انہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ پلک جھپکنے میں کہاں سے کہاں نکل گئے، اسلامی بہنوں کا حال اس سے بُرا ہے۔ یاد رکھیے! حفظ کرنا تو آسان ہے، مگر حفظ رکھنا مشکل ہے۔ نیز یہ بات بھی ذہن میں بٹھا لیجیے کہ قرآنِ کریم عموماً سال، دو سال یا تین سال میں مکمل حفظ ہو جاتا ہے، لیکن اسے عمر بھر یاد رکھنا اور پڑھنا ہوتا ہے، لہٰذا جن حُفّاظِ کرام سے بن پڑے وہ روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل تلاوت کیا کریں، اس طرح ایک مہینے میں ان کے چار قرآنِ پاک بآسانی ختم ہو جائیں گے، اگر ایک منزل نہیں پڑھ سکتے تو کم از کم روزانہ ایک پارہ تلاوت کر لیا کریں کہ غیرِ حافظ کے مقابلے میں انہیں اتنا پڑھنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

یاد رہے! ایک پارہ بھی تجوید و قواعد کی رعایت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے جیسے مَدّات وغیرہ، حَدَر والے انداز میں پڑھنے کی صورت میں انہیں 20 سے 25 منٹ لگیں گے، لیکن حَدَر کا انداز بھی ایسا ہونا چاہیے جسے قُرّاء حضرات کے نزدیک بھی حدر کہا جائے، کیونکہ بعض حُفاظ اتنی جلدی پڑھتے ہیں کہ سُننے والوں کو یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے علاوہ کچھ پلے ہی نہیں پڑتا، نیز وہ الفاظ و حُروف چبا جاتے اور مدّات وغیرہ کا بالکل بھی خیال نہیں رکھتے۔ جو حافظِ قرآن نہیں

ہیں چاہیں تو وہ بھی روزانہ ایک پارہ پڑھ لیا کریں کہ شجرے شریف میں روزانہ ایک پارہ پڑھنے کی ترغیب موجود ہے۔ بہر حال اللہ پاک جسے توفیق دے وہی خوش نصیب تلاوتِ قرآن کرنے میں کامیاب ہوتا ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کئی لوگوں کا تلاوتِ قرآن میں دل نہیں لگتا۔

سوال: اگر کوئی قرآنِ کریم کی تلاوت کے دوران پڑھنے میں غلطی کر رہا ہو تو کیا مجمع میں اُس کی اِصلاح کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر ایسی فاحش غلطی کی جس سے معنیٰ تبدیل ہو رہے ہوں تب تو مجمع میں اُس کی اِصلاح کرنی چاہئے جبکہ فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ (غنیۃ المتملی، ص498 مفہوماً) اگر تجوید کی غلطی کی جیسے "غُنّہ یا اِخفا" نہیں کیا تو اُسے بھرے مجمع میں نہ ٹوکا جائے، بلکہ علیحدہ حکمتِ عملی اور نرمی سے توجّہ دلا دی جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/298)

سوال: چلتے پھرتے، چپل پہن کر یا بے وُضو قرآنِ پاک پڑھنا کیسا؟

جواب: بے وُضو قرآنِ کریم پڑھنا جائز ہے لیکن قرآنِ کریم کو بے وُضو چھونا جائز نہیں ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، 1/348) نیز چپل پہن کر قرآنِ کریم پڑھنے میں حرج نہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/511)

سوال: روزانہ کتنا قرآنِ پاک پڑھنا چاہیے؟

جواب: اگر پورا قرآنِ پاک بھی پڑھ لیا تب بھی ناجائز نہیں ہے۔ روزانہ کتنا پڑھنا چاہیے تو شجرۂ قادریہ میں روز کا ایک پارہ تلاوت کرنا لکھا ہے تاکہ ایک مہینے میں ایک بار قرآنِ کریم ختم ہو جائے۔ ہمارے بعض طُلَبا ایسے بھی ہیں جو روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل ختم کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں سات منزلیں ہیں تو وہ سات دِن میں قرآنِ کریم ختم کر لیتے ہیں لہٰذا جتنا پڑھ سکتا ہے پڑھے اور کوشش کرے جب تک دل لگا ہوا ہے پڑھتا رہے، روزانہ ایک منزل پڑھ لے تو مدینہ مدینہ۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/514)

سوال: بس میں ایئر فون کے ذریعے ریکارڈ شدہ قرآنِ پاک کی تلاوت سن رہے تھے، اس میں آیتِ سجدہ آگئی تو یہ سجدہ سر کو جھکا لینے سے ادا ہو جائے گا؟

جواب: ریکارڈ شدہ تلاوت میں آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہیں ہو گا اور سر جھکانے کی کوئی Formality کرنے کی بھی حاجت نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/482)

سوال: مدنی چینل پر اگر Live آیتِ سجدہ سنی تو کیا سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا؟

جواب: مدنی چینل یا کسی بھی چینل پر اگر Live (براہِ راست) آیتِ سجدہ سنی تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/446، مفہوماً۔ وقار الفتاویٰ، 2/113) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/488)

سوال: اگر کسی کے کئی سجدۂ تلاوت رہ گئے ہوں تو ان کو ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جتنے سجدے رہ گئے ہیں وہ ادا کرے، "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر سجدہ کرے، سجدے میں تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھے۔ پھر بیٹھ جائے اور دوبارہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر اُسی طرح کرے، یوں جتنے سجدے ہیں سب مکمّل کر لے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/135) سجدۂ تِلاوت کے لئے باوُضو ہونا، قبلہ رُخ ہونا اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، 2/699) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/522)

سوال: اگر تلاوتِ قرآنِ پاک ہو رہی ہو تو کیا بندہ دُرُودِ پاک پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جو لوگ قرآن سُننے کے لئے جمع ہوں اُن پر فرضِ عین ہے کہ وہ کان لگا کر توجّہ سے تلاوتِ قرآن سنیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/352) اور اگر کہیں سے تلاوت کی آواز آرہی ہو اور یہ پہلے سے اپنے کام کاج میں مصروف ہو تو اس پر سننا فرض نہیں ہے۔ (غنیۃ المتملی، ص497)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/488)

سوال: قرآنِ پاک کی تلاوت کے دوران اذان شروع ہو جائے تو کیا تلاوت روک دینی چاہئے؟

جواب: جی ہاں! تلاوت روک کر اذان کا جواب دینا چاہئے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/57) البتّہ جس آیت کی تلاوت کر رہے ہوں اُس کو پورا کر لینا چاہئے یا کم از کم اُتنا حصّہ پڑھ لینا چاہئے جس سے معنیٰ پورے ہو جائیں۔

اذان کے علاوہ بھی جب تِلاوت روکنی ہو تو آیت پوری پڑھنے کے بعد روکنی چاہئے، اِسی طرح نعت شریف پڑھ رہے ہوں تو اُس کا شعر بھی مکمل کر کے نعت شریف روکنی چاہئے، مدنی چینل Off کرنا ہو اور اس پر تلاوت یا نعت آرہی ہو، اس میں بھی اسی بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ آیت یا شعر پورا ہو جائے تب مدنی چینل Off کیا جائے۔ میری بہت پرانی عادت ہے کہ جیسے بیان کے لئے جاتا تھا یا مدنی مذاکرے کے لئے جب بھی آتا ہوں اور تلاوت ہو رہی ہوتی ہے یا کوئی مسئلہ یا حکایت بیان ہو رہی ہوتی ہے تو اگر کبھی میری توجّہ نہ رہے تو درمیان میں ہی آجاتا ہوں ورنہ پیچھے ہی رُک جاتا ہوں، تاکہ تلاوت ختم ہو جائے اور مسئلہ یا حکایت پوری ہو جائے، ورنہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور نعرے لگانا شروع کر دیں گے جس سے تلاوت وغیرہ درمیان میں ہی رُک جائے گی یا پڑھنے سُننے میں خلل آئے گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/447)

سوال: قبرستان میں بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اچھی چیز ہے جبکہ کوئی اور رکاوٹ نہ ہو۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/473)

سوال: Job (نوکری) کے دوران قرآنِ پاک کی تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر Private job (غیر سرکاری نوکری) ہے اور سیٹھ نے اجازت دے رکھی ہے پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے (حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص19 مفہوماً) اور اگر ایسی Job ہے جس کے دوران تلاوت کرنے سے آپ کے کام پر فرق نہیں پڑتا تب بھی جائز ہے۔ جیسے بنگلوں پر چوکیدار ڈیوٹی دیتے ہیں، یہ بیٹھے بیٹھے تلاوت کر رہے ہوں یا تسبیح لے کر دُرُود شریف پڑھ رہے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا موقع ہو گا ویسی اجازت ہو گی۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/412)

سوال: اگر سورۂ یٰسٓ پڑھنے سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے تو ہم پورا

قرآنِ پاک پڑھیں یا صرف سورۂ یٰسٓ پڑھ لیں؟

جواب: سورۂ یٰسٓ کی تلاوت سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے۔(ترمذی، 4/406، حدیث:2896) اسی طرح تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنے سے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے لیکن پھر بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔(مسلم، ص315، حدیث:1886) نیز والدین کو رحمت کی نظر سے دیکھیں تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔(شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7856) اب اگر دن میں 100 بار دیکھیں گے تو 100 حج کا ثواب ملے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ کعبے کا طواف بھی کرنا ہے، صَفا و مَروہ کی سعی بھی کرنی ہے، نیز میدانِ عرفات کا وقوف بھی کرنا ہے یعنی ان مُقَدَّس مقامات پر حاضِر ہو کر بھی حج کرنا ہے اور گھر میں والدین کی زیارت کر کے گھر میں بھی حج کا ثواب کمانا ہے۔[1] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/362)

سوال: ٹوپی پہنے بغیر قرآنِ مجید پڑھنا کیسا؟

---

[1] ... اِس طرح کی احادیثِ مبارکہ میں عبادات کا ثواب مراد ہوتا ہے نہ کہ اصلِ عبادت جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ 12 برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔(ترمذی، 1/439، حدیث:435) اس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ان جیسی احادیث سے فضائل میں ثوابِ عبادت مراد ہوتا ہے نہ کہ اصلِ عبادت، لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار نمازِ اَوّابین پڑھ کر 12 سال تک نماز سے بے پرواہ ہو جاؤ۔(مراٰۃ المناجیح، 2/226) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ پاک کے لیے صبح اور شام سو سو بار سُبْحٰنَ اللہ پڑھے تو وہ 100 حج کرنے والے کی طرح ہے۔(ترمذی، 5/288، حدیث:3482) اب اس حدیثِ پاک کا یہ مطلب نہیں کہ صبح و شام سو سو بار یہ تسبیح پڑھ لیں اور حج کرنا چھوڑ دیں چنانچہ اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حج کا ثواب ملنا اور ہے، حج کی ادا کچھ اور، یہاں ثواب کا ذکر ہے نہ کہ ادائے حج کا، جیسے اَطِبّاء کہتے ہیں کہ "ایک گرم کئے ہوئے مُنَقّٰی (یعنی ایک قسم کی بڑی کشمش) میں ایک روٹی کی طاقت ہے" مگر پیٹ روٹی ہی سے بھرتا ہے، کوئی شخص دو وقت تین تین مُنَقّٰے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ واقعی اِن تسبیحوں (یعنی سُبْحٰنَ اللہ صبح و شام سو سو بار پڑھنے) میں اتنا ہی ثواب ہے مگر حج ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔(مراٰۃ المناجیح، 3/346)

جواب: جائز ہے، لیکن ادب یہی ہے کہ ننگے سر نہ ہو۔ مستحب یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ مجید کے لئے عِمامہ پہنے، عمدہ لباس پہنے، خوشبو لگائے اور کعبہ شریف کی طرف رُخ کر کے دو زانو ہو کر بیٹھے۔(بہارِ شریعت،1/550، حصّہ:3ماخوذاً) جتنا ادب کے ساتھ بیٹھ کر تلاوت کرے گا اتنی زیادہ برکتیں پائے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،4/116)

سوال: تجوید کی اہمیت اور قرآنِ کریم غلط مخارج سے پڑھنے کے سبب ہونے والی غلطیوں کی چند مثالیں بیان فرما دیجیے۔

جواب: اتنی تجوید سب کو آنی چاہیے جو مَایَجُوْزُ بِہِ الصَّلٰوۃُ کی حد تک ہو یعنی جس سے نماز جائز و درست ہو سکے، یہ ضروری ہے۔(فتاویٰ رضویہ،3/343ماخوذاً) یاد رکھیے! نماز میں جتنا قرآنِ پاک پڑھنا فرض اور واجب ہے اتنا ہی یاد ہونا بھی ضروری ہے۔(درمختار مع رد المحتار،2/315) عام طور پر رمضان شریف میں لوگوں میں ایسا جذبہ ہوتا ہے کہ وہ پورے قرآنِ کریم کی تلاوت کر لیتے ہیں، بعض خوش نصیب تو مَاشَآءَ اللہ ایک سے زیادہ قرآنِ کریم ختم کرتے ہیں۔ مگر انہیں چاہیے کہ کسی قاری کو اپنا قرآن پاک سنا دیں اور اُس سے راہ نمائی لے لیں کہ آیا وہ صحیح پڑھتے ہیں یا نہیں؟ اللہ نہ کرے اگر صحیح پڑھنا نہیں آتا ہو گا تو ایک بار سورۂ فاتحہ صحیح پڑھنا100 مرتبہ (ایسا) قرآنِ پاک ختم کرنے سے افضل ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت "مَدْرَسَۃُ الْمُدِیْنَہ آن لائن" سروس موجود ہے جس کے ذریعے قرآنِ کریم بھی پڑھنا سکھایا جاتا ہے، نماز بھی سکھائی جاتی ہے اور بھی بہت سارے کورسز اس شعبے کے تحت کروائے جاتے ہیں، یہ تمام کورسز گھر بیٹھے کیے جا سکتے ہیں، لہٰذا "مَدْرَسَۃُ الْمُدِیْنَہ آن لائن" سروس کے ذریعے گھر بیٹھے اپنا قرآنِ پاک درست کر لیجیے۔ بہر حال قرآنِ کریم غلط پڑھنے کے تعلق سے میں نے کچھ الفاظ لکھے تھے ان میں سے چند

الفاظ عرض کرتا ہوں جن کو غلط پڑھنے سے ان کے معانی بدل جاتے ہیں:

قرآنِ کریم غلط پڑھنے کی چند مثالیں

﴿1﴾ ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ بدلنے سے معنیٰ بدل جاتے ہیں مثلاً کئی لوگوں کو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" میں موجود لفظ "حمد" کی "حاء" کو حلق سے نکالنا نہیں آتا لہٰذا وہ "اَلْھَمْدُ" پڑھتے ہیں۔ "اَلْھَمْدُ" اور "اَلْحَمْدُ" میں کیا فرق ہے ملاحظہ کیجیے: حمد کا معنیٰ ہے "خوبی، تعریف" اگر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کی جگہ "اَلْھَمْدُ" پڑھا تو اس کے جو معنیٰ بنیں گے وہ کہنے کی ہمت نہیں ہے لیکن "ھَمْدُ" کے معنیٰ عرض کر دیتا ہوں: "ھَمْدُ" کا معنیٰ ہے: آگ کا دھیما ہونا، ہلکا ہونا۔ ﴿2﴾ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ ﴾ (پ30، الاخلاص: 1) ترجمۂ کنزُ الایمان: "تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔" "قُلْ" دو نقطوں والے قاف سے آتا ہے جبکہ دوسرا ڈنڈی والے کاف سے آتا ہے یعنی "کُلْ"۔ "قُلْ" کے معنیٰ ہیں "کہہ دو یا فرما دو" جبکہ ڈنڈی والے کاف سے "کُلْ" کا معنیٰ ہے "کھا" ذرا سوچئے! دونوں میں کتنا فرق ہے۔ ﴿3﴾ "قَالُوْا" کا معنیٰ ہے "انہوں نے کہا" جبکہ ڈنڈی والے کاف سے "کَالُوْا" پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا: انہوں نے ناپا، انہوں نے پیمائش کی۔ ﴿4﴾ اللہ پاک کی ایک صفت "عَلِیْم" ہے، اگر اس لفظ کو "عین" سے پڑھیں تو معنیٰ ہو گا "جاننے والا" قرآنِ پاک میں ہے: ﴿ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ ﴾ (پ10، الانفال: 43) ترجمۂ کنزُ الایمان: "بے شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے" جبکہ "الف" سے "اَلِیْم" پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا "دردناک" ذرا سوچئے! دونوں میں کتنا فرق ہے! لیکن ہمارے یہاں زیادہ تر لوگ تلاوت کرتے وقت اس لفظ کو "الف" سے "اَلِیْم" پڑھتے ہوں گے، خاص طور پر میمن اور گجراتی قوم میں "عین" اور "الف"، "حاء" اور "ہاء" میں اتنا فرق نہیں کیا جاتا لہٰذا ایسے لوگ جب تک کسی اچھے قاری سے نہیں پڑھیں گے اس وقت تک انہیں دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آئے گا۔ اپنے مخارِج دُرست کرنے کے لیے مدرسۃُ المدینہ میں داخلہ لے لیجیے،

ان شاءاللہ! مخارِج دُرُست ہو جائیں گے۔﴿5﴾ "عَلَم" "عین" سے پڑھیں تو معنیٰ ہو گا" جھنڈا یا پرچم" جبکہ "الف" سے "اَلَم" پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا "غم"۔ ﴿6﴾ "عَمَلْ" "عین" سے پڑھیں تو معنیٰ ہو گا "کام" اگر "الف" سے "اَمَلْ" پڑھا جائے تو معنیٰ ہو گا "اُمید"۔﴿7﴾ سورۂ کوثر میں ہے:﴿ وَانْحَرْ ﴾ (پ30،الکوثر:2) ترجمۂ کنزُالْاِیمان: "اور قربانی کرو۔" اگر اِس کو "ہاء" سے "وَانْھَرْ" پڑھیں گے تو معنیٰ ہو گا "اور جھڑک یا اور ڈانٹ" ذرا سوچئے! دونوں میں کتنا فرق ہے۔

بہر حال قرآنِ کریم دُرُست سیکھنا لازمی ہے، لہٰذا اسلامی بھائی ہوں یا اسلامی بہنیں سبھی کو قرآنِ کریم دُرُست سیکھنا چاہیے، خُصوصاً بڑی بوڑھیوں کو کیونکہ ان بےچاریوں میں مخارِج کی دُرُستی کے حوالے سے کچھ زیادہ ہی مسائل ہوتے ہیں، اگر کوئی 100 سال کی بڑھیا ہے اور اسے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تو اسے بھی قرآن پاک سیکھنا چاہیے اور سیکھنے کی کوشش کرتی رہے گی تو ان شاءاللہ ثواب ملتا رہے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،6 /278)

سوال: تلاوت کے دوران اگر سجدۂ تلاوت آجائے تو کیا وہیں رک کر سجدہ کرنا چاہیے؟ بعض لوگ تلاوت ختم کرنے کے بعد سجدہ کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اسی وقت سجدہ کرنا بہتر ہے۔ البتّہ بعد میں کیا تب بھی گناہ نہیں ہے۔ جب سجدہ واجب ہو گیا تو وہ واجب ادا کرنا ہی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر بندہ باوضو ہے تو اسی وقت سجدۂ تلاوت کر لینا بہتر ہے اور بلا ضرورت تاخیر کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(در مختار،2 /703)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،5 /265)

سوال: سورۂ یٰسٓ کو وظیفے کے طور پر پڑھنا کہ میرا فلاں کام ہو جائے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: سورۂ یٰسٓ شریف بطورِ وظیفہ یا کسی حاجت کے لیے پڑھنا جائز ہے، حاجت ناجائز ہو

تو پھر الگ بات ہے، جائز حاجت کے لیے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وَظیفہ کرنا ہے تو اس کی کوئی مخصوص تعداد ہو گی اور ایسے کام کسی کی راہ نمائی میں کیے جاتے ہیں، الگ سے کرنے میں رِسک ہوتا ہے کہ چوٹ نہ لگ جائے۔ پہلے تو لَیٰسٓ شریف کسی قاری صاحب کو سنا دیں کہ صحیح پڑھ سکتے بھی ہیں یا نہیں؟ صحیح پڑھ سکتے ہیں تو کسی صاحبِ اِجازت کی صحبت میں رہ کر اس کی راہ نمائی میں اس کاوِرد کیا جائے، عام طور پر راہ نما کم ہی ملتے ہیں۔ میرا تو مشورہ یہ ہے کہ مصیبتوں سے بچنے کے لیے اور بھی اَوْراد و وظائف ہیں ان کا ورد کریں اور ”صلوٰۃُ الحَاجات“ پڑھیں کیونکہ وظیفوں کی چوٹیں کھائے ہوئے میں نے دیکھے ہیں، بعض اوقات ایسی چوٹ لگتی ہے جس کا درست ہونا مشکل ہوتا ہے، علاج اثر نہیں کرتا، دماغ فیل ہو جاتا ہے، پھر وہ پتھر مارتے اور گالیاں نکالتے ہیں، ایسوں کو سنبھالنے کے لیے گھر میں زنجیروں سے باندھنا اور نجانے کیا کیا کرنا پڑتا ہے، یوں سارا خاندان اس میں تباہ ہو کر رہ جاتا ہے لہٰذا بغیر کسی راہ نما کے اس طرح کے وظائف نہ کیے جائیں۔ اگر آپ کسی جامع شرائط پیر صاحب کے مرید ہیں، جن کی شریعت کے مطابق پوری داڑھی ہے اور وہ عالِمِ دین ہیں تو ان کے ”شجرے“ میں دیئے گئے مختصر اوراد و وظائف پڑھیں۔ میرا مشورہ یہی ہے ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد، دُرُود شریف کی کثرت بہت بڑا وظیفہ ہے، اس کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/331)

سوال: کیا گھر میں ریکارڈ شدہ تلاوتِ قرآن لگا کر کام کاج کر سکتے ہیں؟

جواب: ریکارڈ شدہ تلاوتِ قرآن پاک سننے کے وہ آداب نہیں ہیں جو براہِ راست (یعنی بغیر رِیکارڈ والی) تلاوت سننے کے ہیں، چونکہ ریکارڈ شدہ تلاوت میں بھی قرآنِ کریم پڑھا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی سننے والا نہ ہو تو اسے بند کر دیا جائے۔ یوں ہی ریکارڈ شدہ نعت شریف بھی چلائی جاتی ہے وہ بھی اگر سننے والا نہ ہو تو بند کر دینی چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/93)